بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

پارلیمنٹ کا گزشتہ جنرل الکشن جس قدر اہم، انقلاب انگیز اور ولولہ وجوش کے ساتھ ہوا آزادی کے گزشتہ تیس برسوں میں کبھی نہیں ہوا۔ اس الکشن نے دنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں ہندوستان کی جمہوریت کا نام بلند و بالا اور جمہور عوام کا سر فخر سے اونچا کر دیا ہے، اس الکشن نے قطعی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہاں کے عوام کا سیاسی شعور پختہ ہے، اُن کو جمہوریت کی قدر و قیمت کا پورا اور شدید احساس ہے، اُن کو اپنے ووٹ کے وزن اور اُس کی اہمیت کا یقین ہے، اُن میں خود اعتمادی ہے ولولۂ وجوشِ عمل ہے، اُن میں ملک اور قوم کے معاملات و مسائل پر سنجیدگی اور بیدار مغزی سے غور و فکر کرنے کی پوری صلاحیت ہے، چنانچہ ۱۹۷۱ء کے الکشن میں جس جوش و خروش سے انھوں نے کانگرس کو برسرِ اقتدار بنا دیا تھا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ کانگرس اُن کے اعتماد کی مستحق نہیں رہی ہے تو اسی جوش و خروش سے اس مرتبہ انھوں نے اُس کا اقتدار چھین لیا۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اندرا گورنمنٹ نے اچھے کام بھی کئے تھے جن کے باعث ملک میں استحکام پیدا ہوا، ذرائع معیشت میں توسیع ہوئی، سماجی اصلاحات بھی ہوئیں، ملک نے زراعت و فلاحت، صنعت و حرفت میں پیش رفت کی، سیاسی اور اقتصادی حیثیت سے ترقی ہوئی، لیکن امرجنسی کے نفاذ کے بعد سے صورتِ حال بدل

گئی، ڈیڑھ لاکھ انسان یک بیک جیلخانوں میں بند کر دیے گئے، پریس پر سنسر، تحریر و تقریر پر پابندی، اس لئے کوئی فریاد و فغاں بھی نہیں کر سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ مسز اندرا گاندھی نے ڈکٹیٹر کا رول ادا کرنا شروع کر دیا، جو جی میں آیا کر ڈالا، کابینہ اور پارٹی دونوں جی حضوریے تھے جو کچھ کیا اُس پر دونوں سے بعد میں دستخط کرا لیے، عدلیہ کی انتظامیہ اور پارلیمنٹ پر بالادستی ہر جمہوری ملک میں مسلّم ہوتی ہے، اسے سلب کر لیا گیا، دستور میں بیالیسویں ترمیمات کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا، خاندانی منصوبہ بندی اور ماسٹر پلان کے ماتحت مکانوں کے توڑ پھوڑ اور ان کے ہدم کے سلسلہ میں وہ قیامت مچی کہ خدا کی پناہ! حکامِ متعلقہ اور پولیس کو پوری چھوٹ تھی کہ جو چاہیں کریں، اُن سے نہ احتساب اور نہ بازپرس۔

مسز اندرا گاندھی کا گیارہ سالہ دورِ حکومت آخر کے دو برس کو مستثنیٰ کر کے اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان میں لیڈر شپ اور ملک کی قیادت کی پوری صلاحیت موجود ہے، اس حیثیت سے انھوں نے اندرونی اور بیرونی سطح پر جو شاندار کارنامے کئے ہیں انھیں کوئی مورخ نظر انداز نہیں کر سکے گا، لیکن نہایت افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ ان کے ارد گرد ان کے چند معتمد علیہ مشیرانِ کار اور ان کے بیٹے کا جو حلقہ بن گیا تھا، انھوں نے ان کا بیڑہ غرق کر دیا۔ ملک میں جو کچھ ہو رہا تھا ان لوگوں نے یا تو ان کو اس کی خبر ہی نہ ہونے دی اور یا اُن کو اس کی خبر ہوئی بھی تو ان لوگوں کی بالادستی کے باعث کچھ نہ کر سکیں، اور معاملہ یہاں تک پہونچا کہ خود بھی الکشن میں ہار گئیں، بہرحال ملک میں پرامن انقلاب برپا ہو گیا، یہ وہ وقت اور تاریخ کا وہ دھارا تھا جس کو روکنا کسی کے بس کی بات نہ تھی۔

موجودہ مرکزی گورنمنٹ تین پارٹیوں کی ملی جلی گورنمنٹ ہے، ان میں سب سے بڑی پارٹی جنتا پارٹی ہے جو خود کئی پارٹیوں کا سنگم ہے، لیکن یہ بڑی خوش آیند بات ہے کہ اگرچہ جنتا پارٹی میں مدغم ہونے سے پہلے ہر پارٹی اپنی الگ الگ آئیڈیالوجی رکھتی تھی اور اسی وجہ سے الکشن کے موقع پر ایک دوسرے کی حریف ہوتی تھی، لیکن عربی کا ایک مصرع ہے: وعند الشدائد تذھب الاحقاد جب سختیاں (مشترک) ہوتی ہیں تو آپس کے کینے جاتے رہتے ہیں۔ امرجنسی نے تمام مخالف پارٹیوں کو جیلخانوں میں بند کر دیا، اس طرح ان سب پارٹیوں کے افراد کو ایک ساتھ رہنے، کھانے پینے، بحث وگفتگو کرنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے سمجھانے کا موقع ملا تو اب عالم ہی دوسرا ہوگیا، یہ سب ایک دوسرے سے نظریاتی اعتبار سے قریب آگئے اور اُن میں فکر و نظر کا فاصلہ بہت کم ہوگیا، عام طور پر کہا جاتا تھا کہ جنتا پارٹی کے نام سے مخالف پارٹیوں کا اتحاد حبِ علی کی وجہ سے نہیں بلکہ بغضِ معاویہ پر مبنی ہے، لیکن یہ غلط ہے بلکہ نظربندی کے زمانہ میں یہ سب پارٹیاں نظریاتی اعتبار سے ایک دوسرے سے اس درجہ قریب آگئیں کہ وہ سب ایک پارٹی بن گئیں، چنانچہ اب دیکھ لیجیے جو کانگرس گورنمنٹ کا نصب العین تھا یعنی جمہوریت، سکولرزم اور سوشلزم وہی نصب العین جنتا گورنمنٹ کا ہے جو خارجہ پالیسی اُس کی تھی وہی اس کی ہے، اور اب جنتا پارٹی کا جو دستور تیار ہو رہا ہے، اخبارات کی اطلاع کے مطابق کانگرس کے نمونہ پر ہو رہا ہے، اس سلسلہ میں ہمیں اس بات کا بھی اعتراف کرنا چاہیے کہ پارلیمنٹ میں کانگرس پارٹی جو اب حزب مخالف ہے اُس کا رویہ بھی بڑا معقول اور مصالحانہ ہے، چنانچہ اس پارٹی کے لیڈر مسٹر چوان نے پارلیمنٹ میں اور خود وزیر اعظم مسٹر ڈیسائی کی درخواست پر ۵ راپریل کو آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن سے جو تقریر نشر کی ہے ان دونوں میں انھوں نے کانگرس گورنمنٹ کی اُن کوتاہیوں اور غلطیوں کا صاف لفظوں میں اعتراف کیا ہے جن کی وجہ سے اُس کو شکست ہوئی،